اسلام اور دوسرے اديان ميں حضرت مہدي (عج) کے ظہور کي نشانياں

<"xml encoding="UTF-8?>

اسلام اور دوسرے اديان ميں حضرت مہدي (عج) کے ظہور کي نشانياں

حضرت مہدي (عج) اس وقت قيام فرمائيں گے جب پوري دنيا ميں ظلم اور فساد چھايا ہوا ہو گا - ہم يہ کہہ سکتے ہيں کہ حضرت مہدي (عج) کے ظہور کے وقت ساري حکومتوں کي بنيادیں کمزور ہو جائيں گي   اور يہي بات طاقتوروں کے بيچ لڑائيوں اور تنازعات کا باعث بنے گي -

اکثر مذاہب ميں حضرت مہدي (عج) کے ظہور کے ليے مختلف نشانياں اور واقعات بيان کيے گئ ہيں ، ليکن ان

سب میں ایک بات مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ: اسي دوران قتل و غارت اور خونریزي عروج پر ہو گي - بعض مذاہب میں اس بات پر بہت زیادہ تاکید کي گئي ہے اور بعض مذاہب میں قدرے کم -
عیسائیت میں بھي ایک بڑي جنگ کے بارے میں ذکر ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں دو تہائي سے زیادہ لوگ مارے جائیں گے اور بہت کم لوگ زندہ باقي بچیں گے - دیگر مذاہب میں بھي پیش گوئي ہو چکي ہے کہ جب حضرت امام مہدي (عج) کا ظہور ہو گا تو بہت زیادہ جنگیں ہونگي -
لیکن حضرت مہدي (عج) کے ظہور کے بارے میں اصل حقیقت بالآخر کیا ہے ؟
ظالم طاقتوں کے مقابلے میں حضرت مہدي عج کے پیروکاروں کي کامیابي کا طریقہ
کچھ لوگوں نے بعض احادیث کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت مہدي (عج) کے قیام کے دوران بہت بڑي لڑائیاں شروع ہوجائیں گي جس میں بہت سارے لوگ مارے جائیں گے اور باقي لوگ بھي موت کے ڈر کے مارے حکومت کے فرمانبردار ہوجائیں گے- اس نقطہ نظر سے ایسا لگتا ہے کہ حضرت مہدي (عج) کي حکومت خشونت اور جنگ کے ساتھ قائم ہو گي-
کیا حضرت مہدي کي عالمي حکومت تلوار اور قدرت کے زور پر استوارہو گي ؟
اس بات پرہمیں امام صادق (ع) کي ایک حدیث کي طرف اشارہ کرنا چاہیے- امام صادق (ع) نے باطل قوت کے زوال اور حضرت مہدي کي حاکمیت کے بارے میں یوں فرمایا ہے:
"اس وقت ظالم کي طاقت اور ظلم و جبر کا محور اس قدر ایک دوسرے سے نبرآزما ہوں گے کہ ان کي طاقت اور قوّت زائل ہو جاۓ گي اور باطني طور پر وہ اس حد تک خراب ہو جائیں گے کہ ان کي استقامت باقي نہیں رہے گي- اس وقت تم لوگ اپنے ہوش و حواس کو بروۓ کار لاتے ہوۓ ایمان ، منطق و ہر طرح سے آگاہ ہونے کي بنا پر ان ظاہري اور باطني طور پر فرسودہ قوّتوں پر غلبہ حاصل کر لو گے اور یہ کامیابي منطق اور اجتماعي سنتوں کي بنیاد پر ہے کہ جو اسلام اور الہي قوانین میں موجود ہیں -" (بحارالانوار، ج 52، ص 254) (جاري ہے)